آخری زمانہ میں پیدا ہونے والے فتنوں اور ان سے
نجات کے بارے میں ایک فکر انگیز بیان

ایک زمانہ ایسا آئے گا

- سنتیں اپنانا انگارہ تھامنے کی طرح ہوگا 9
- رضائے الٰہی کیلئے محبت کرنے والوں کی جزا 15
- خاص خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا 18
- قتل کی وجہ معلوم نہ ہوگی 23
- قیامت کے دن سب سے پہلا فیصلہ! 26
- زہد و تقویٰ روایتی اور بناوٹی ہوگا 28
- نجات کے 5 طریقے 40

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک زمانہ ایسا آئے گا (1)

درود شریف کی فضیلت

نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لئے نور ہو گا۔ (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی مُنّے کا خوف

آدھی رات کو ایک چھوٹا بچّہ اچانک بے چین ہو کر اُٹھ بیٹھا اور اس کی آنکھوں سے نیند غائب ہو گئی۔ قریب ہی لیٹے ہوئے باپ نے جب اس کی یہ اضطرابی کیفیت

---

(1)... مبلغ دعوتِ اسلامی و نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ بیان ۲۲ شوّال المکرّم ۱۴۳۳ھ بمطابق 9 ستمبر 2012ء کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم و اضافے کے بعد 04 ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۴ھ بمطابق 11 ستمبر 2013ء کو تحریری صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (شعبہ رسائل دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیۃ)

(2)... جامع الصغیر، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰

محسوس کی تو فکر مندانہ لہجے میں پوچھنے لگا: بیٹا! کیا بات ہے؟ کہیں درد ہو رہا ہے تو بتاؤ۔ بچے نے کہا: ابا جان! ایسی تو کوئی بات نہیں البتہ کل جُمعرات ہے اور استاد صاحِب پورے ہفتے کے اَسباق کا اِمتحان لیں گے لہٰذا مجھے یہ خوف کھائے جارہا ہے کہ اگر استاد صاحب نے کسی غلطی پر پکڑ کرلی تو غصے میں آکر اچھی طرح پٹائی کریں گے۔ بچے کی بات سن کر فکرِ آخرت کی وجہ سے باپ کے منہ سے بے اختیار ایک زور دار چیخ نکل گئی اور وہ اپنے نفس کو مخاطب کرکے روتے ہوئے کہنے لگا: ہائے افسوس! میری تو ساری زندگی ہی سرکشی اور اپنے رب کی نافرمانی میں گزر گئی، مجھے تو اس بچے کے مقابلے میں کہیں زیادہ اس دن کا ڈر اور خوف لاحق ہونا چاہئے جس دن پوری زندگی کا حساب دینے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے درس و عبرت کے بے شمار مدنی پھول ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک اگر اس واقعے کو پیشِ نظر رکھ کر اپنی اور اس بچے کی حالت کا جائزہ لے تو شاید درج ذیل نتائج برآمد ہوں:

- بچے کو تو چند دنوں کے امتحان کی فکر ہے مگر ہم زندگی بھر کے امتحان سے غافل!
- اسے تو استاد کی سزا کا خوف ہے مگر ہم عذابِ الٰہی سے بے خوف۔
- اسے تو ایک آدھ خطا کی فکر ہے مگر ہم خطاؤں کی بہتات کے باوجود بے فکر۔

---

1 ... درۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون فی بیان البکاء، ص ۲۵۵، بتغیر قلیل

اسے تو دنیاوی امتحان کی فکر رات بھر بے چین رکھے مگر ہم امتحانِ آخرت کا عقیدہ رکھنے کے باوجود غفلت کی چادر تانے بے سُدھ پڑے خوابِ خرگوش کے مزے لوٹیں۔

غور کیجئے! کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم دنیا کی محبت میں کھو کر آخرت کو بھلا بیٹھے ہوں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم حصولِ مال کے جنجال میں پھنس کر حساب و کتاب کو بھلا بیٹھے ہوں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم مخلوق کی محبت میں خود رفتہ ہو کر یادِ الٰہی سے غافل ہو چکے ہوں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم گناہوں میں بدمست ہو کر توبہ کو بھلا بیٹھے ہوں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم عالی شان مکانات کی تعمیرات میں مصروف ہو کر آخرت کی سب سے پہلی منزل قبر کو بھلا بیٹھے ہوں؟

پانچ سے محبت اور پانچ سے غفلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب نیکی کی دعوت کے صفحہ 59 پر لکھتے ہیں: غفلت سے بیدار کرنے والے نیکی کی دعوت پر مبنی پانچ مَدَنی پھول ملاحظہ ہوں، فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ”سَیَاْتِیْ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ یُحِبُّوْنَ خَمْسًا وَ یَنْسَوْنَ خَمْسًا“ عنقریب میری امت پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ پانچ سے محبت رکھیں گے اور پانچ کو بھول جائیں گے۔

1. یُحِبُّوْنَ الدُّنْیَا وَیَنْسَوْنَ الْاٰخِرَۃَ دنیا سے محبت رکھیں گے اور آخرت کو بھول جائیں گے۔

2. وَیُحِبُّوْنَ الْمَالَ وَ یَنْسَوْنَ الْحِسَابَ مال سے محبت رکھیں گے اور حسابِ (آخرت) کو بھول جائیں گے۔

3. وَیُحِبُّوْنَ الْخَلْقَ وَیَنْسَوْنَ الْخَالِقَ مخلوق سے محبت رکھیں گے اور خالق کو بھول جائیں گے۔

4. وَیُحِبُّوْنَ الذُّنُوْبَ وَیَنْسَوْنَ التَّوْبَۃَ گناہوں سے محبت رکھیں گے اور توبہ کو بھول جائیں گے۔

5. وَیُحِبُّوْنَ الْقُصُوْرَ وَیَنْسَوْنَ الْمَقْبَرَۃَ محلّات سے محبت رکھیں گے اور قبرستان کو بھول جائیں گے۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضر قیامت کی نشانیوں اور اس سے پہلے رونما ہونے والے بے شمار فتنوں سے لبریز ہے۔ ہر نیا دن نئی علامتِ قیامت اور نت نئے فتنے کے ساتھ نمودار ہوتا ہے۔ یہ کتنی بڑی ستم ظریفی ہے کہ جس امت کے حقیقی خیر خواہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی حیاتِ ظاہری میں دورِ فتن کی ہولناکیوں کے بارے میں فکر مند رہا کرتے تھے کہ آزمائشوں، پریشانیوں اور فتنوں کے اس ہولناک زمانہ میں میری امت کہیں راہِ حق سے برگشتہ (مُنحرِف) نہ ہو جائے آج اسی امت کے افراد اُن فتنوں میں پڑ کر اپنے ہی ہاتھوں دین و دیانت، حق و امانت اور باہمی محبت و شرافت کا بے دریغ قتلِ عام کر رہے ہیں۔ لہٰذا

1... مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب، الباب العاشر فی العشق، ص ٣٤

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں تک رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ ارشاداتِ عالیہ پہنچائے جائیں جن میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "ایک زمانہ ایسا آئے گا" "قربِ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے" "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی" یا اس جیسے دیگر الفاظ ارشاد فرما کر اپنے علمِ غیب کے ذریعے 14 سو سال پہلے ہی اس موجودہ اور آئندہ دور کے فتنوں کی پیش گوئی فرماتے ہوئے ہمیں ان کی بھڑکتی آگ سے اُٹھنے والے شراروں (شُعلوں) سے اپنا دامن بچانے کی ترغیب دلائی۔ آیئے برکت و عبرت حاصل کرنے کے لئے چند احادیث مبارکہ اور ان کی شرح و وضاحت میں علماء کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے ارشادات ملاحظہ فرمایئے۔

(1) گھر والوں کے ہاتھوں ہلاکت

سیّدُ المرسلین جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس شخص کے سوا کسی دین والے کا دین محفوظ نہ رہے گا جو اپنے دین کو لے کر (یعنی اس کی حفاظت کی خاطر) ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک سوراخ (غار) سے دوسرے سوراخ کی طرف بھاگے۔ اس وقت معیشت کا حصول اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کیے بغیر نہ ہوگا۔ جب یہ صورتِ حال ہو گی تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ جائے گا، اگر بیوی بچے نہ ہوں گے تو والدین کے

ہاتھوں اس کی ہلاکت ہو گی اور اگر والدین بھی نہ ہوں تو اس کی ہلاکت رشتے داروں یا پڑوسیوں کے ہاتھوں ہو گی۔" صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: " یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! یہ کیسے ہو گا؟" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: " وہ اسے تنگیِ معیشت پر عار (شرم) دلائیں گے، اس وقت وہ اپنے آپ کو ہلاکت کی جگہوں میں لے جائے گا۔"[1]

اس حدیث پاک پر خصوصاً وہ اسلامی بہنیں غور کریں جو اپنے شوہروں کو ان کی آمدنی پر طرح طرح کے طعنے دیتے ہوئے اس طرح کی جلی کٹی باتیں سناتی ہیں: " فُلاں نے اتنا بڑا مکان بنالیا، فُلاں کتنا خوشحال ہو گیا ہے، تم بھی تو کچھ کرو، تمہاری تنخواہ تو انتہائی نامعقول ہے اس میں تو گھر کے اخراجات ہی پورے نہیں ہوتے وغیرہ وغیرہ۔" نیز شوہر ملازمت و کاروبار سے جیسے ہی تھکا ہارا گھر آتا ہے اپنی فرمائشوں اور بچوں کی شکایتوں کے انبار لگا کر اس کو مالی حالات سے بیزار اور ذہنی اذیت میں گرفتار کر دیتیں ہیں۔ **نتیجۃً** بے چارہ شوہر ان کے طعنوں سے بچنے اور ان کی بے جا فرمائشیں پوری کرنے کے لئے حلال و حرام کی پروا کئے بغیر حُصولِ مال کے وبال میں پھنس کر بادلِ نخواستہ (نہ چاہتے ہوئے بھی) ناجائز ذرائع اختیار کر بیٹھتا ہے۔ جیسا کہ آیندہ زمانے میں سر اُٹھانے والے فتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف یہ بھی ہے۔

---

1 ... الزھد الکبیر للبیھقی، الجزء الثانی، فصل فی ترک الدنیا ... الخ، ص ۱۸۳، حدیث: ۴۳۹

﴿2﴾ حلال و حرام کے معاملے میں بے پروائی

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی کوئی پروانہ ہو گی کہ اس نے (مال) کہاں سے حاصل کیا حرام سے یا حلال سے۔''(1)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: ''یعنی آخر زمانہ میں لوگ دین سے بے پرواہو جائیں گے، پیٹ کی فکر میں ہر طرح پھنس جائیں گے، آمدنی بڑھانے، مال جمع کرنے کی فکر کریں گے، ہر حرام و حلال لینے پر دلیر ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔''(2)

مالِ حرام کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رزقِ حلال کھانے اور لقمۂ حرام سے خود کو اور اپنے بیوی بچوں کو بچانے کے لئے علمِ دین سیکھنا اور حلال و حرام کا فرق جاننا نہایت ضروری ہے۔ یاد رکھئے! اگر ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچوں یا قرابت داروں کی بے جا خواہشات پوری کرنے اور ان کے طعنوں سے بچنے کے لئے حرام و حلال کی پروا کئے بغیر مال و دولت جمع کرتے رہے اور علمِ دین سیکھ کر سنّتوں کے مطابق ان کی تربیت نہ کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت یہی بیوی بچے آپ کے خلاف

---

1 ... بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبال من حیث... الخ، ۲/۷، حدیث: ۲۰۵۹

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۲۹

بارگاہِ الٰہی میں مقدمہ کر دیں جیسا کہ

بارگاہِ الٰہی میں دعویٰ

حضرتِ سَیِّدُنا فقیہ ابواللَّیث سَمَرقندی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نَقْل کرتے ہیں: مروی ہے کہ مرد سے تعلق رکھنے والوں میں پہلے اُس کی زَوجہ اور اُس کی اولاد ہے، یہ سب (یعنی بیوی، بچّے قیامت میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کریں کہ اے ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِس شخص سے ہمارا حق دِلا، کیونکہ اِس نے کبھی ہمیں دینی اُمور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا جس کا ہمیں علم نہ تھا پھر اس شخص کو حرام کمانے پر اس قَدَر مارا جائے گا کہ اس کا گوشت جَھڑ جائے گا پھر اس کو میزان (ترازو) کے پاس لایا جائے گا، فرشتے پہاڑ کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس کے عیال (بال بچّوں) میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: "میری نیکیاں کم ہیں" تو وہ اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دوسرا آکر کہے گا: "تُو نے مجھے سُود کھلایا تھا" اور اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، اِس طرح اُس کے گھر والے اس کی سب نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اہل وعیال کی طرف حسرت ویاس (رنج ومایوسی) سے دیکھ کر کہے گا: "اب میری گردن پر وہ گناہ ومظالم رہ گئے جو میں نے تمہارے لئے کئے تھے۔" (اُس وَقت) فرشتے کہیں گے: "یہ وہ (بدنصیب) شخص ہے جس کی نیکیاں اِس کے گھر والے لے گئے اور یہ اُن کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔"(1)

---

(1)... قرة العیون، الباب الثامن فی عقوبة قاتل... الخ، ص۴۰۱

غور کیجئے! اس شخص کی بد نصیبی کا کیا عالم ہو گا جس کی تمام نیکیاں اس کے اہلِ خانہ حاصل کر کے نجات پا جائیں اور وہ خود قَلّاش (کنگال) رہ جائے۔ لہٰذا موقع غنیمت جانتے ہوئے خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرماں برداری والے کاموں میں لگ جائیے کہیں ایسا نہ ہو کہ نیکیاں کرنا ہمارے لئے دُشوار سے دشوار ہوتا جائے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ایسے وقت کی نشاندہی بھی فرمائی ہے جس میں سنت پر عمل کرنا، دین پر قائم رہنا اور اس راہ میں آنے والی تکالیف پر صبر کرنا بہت مشکل ہو گا چنانچہ اس ضمن میں 2 فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور اپنے آپ کو قرآن وسُنّت کا پابند بنانے کی کوشش کیجئے۔

سنتیں اپنانا انگارہ تھامنے کی طرح ہو گا

1. رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ اِخْتِلَافِ اُمَّتِیْ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ" یعنی فسادِ امت کے وقت میری سنت کو تھامنے والا آگ کا انگارہ تھامنے والے کی طرح ہو گا۔[1]
2. اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْہِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ" یعنی

[1]... نوادر الاصول، الاصل الثالث عشر، الجزء الاول، ص۶۸، حدیث: ۸۷

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان میں اپنے دین پر صبر کرنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔ (1)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الْحَنَّان مذکورہ حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: "یہ زمانہ قریبِ قیامت ہوگا جس کی ابتدا آج ہو چکی ہے۔ فی زمانہ دین دار بن کر رہنا مشکل ہے۔ آج داڑھی رکھنا، نماز کی پابندی کرنا دوبھر ہو گیا ہے۔ سود سے بچنا تو قریباً ناممکن ہی ہے۔" مزید فرماتے ہیں: "جیسے ہاتھ میں انگارہ رکھنا بہت ہی بڑے صابر کا کام ہے یوں ہی اس وقت مخلص، کامل مسلمان بننا سخت مشکل ہو جاوے گا۔" (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دین پر چلنے والوں کے لئے آزمائش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مفتی صاحب کی بیان کردہ شرح میں ہمارے لئے بہت کچھ عبرت کا سامان ہے اور یہ انہوں نے اپنے دور کے بارے میں تقریباً پچپن 55 سال قبل فرمایا اور اب تو اس سے کئی گنا بڑھ کر بے باکی اور بے راہ روی کا دور دورہ ہے، یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ فی زمانہ جو اسلامی بہنیں برقعہ پہنتی، شرعی پردہ کرتی اور شریعت و سنت کے مطابق زندگی گزارنا چاہتی ہیں ان کیلئے

1 ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی النھی عن سب الریاح، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۲۲۶۷

2 ... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۷۲

نیز جو اسلامی بھائی سنتوں بھرا لباس اپناتے، اپنے سر پر سبز عمامے کا تاج سجاتے اور سنتوں کا پیکر بن کر شریعت و سنت کی پابندی کرنا چاہتے ہیں اور دیانت داری کے ساتھ اپنے فرائضِ منصبی کو ادا کرتے ہوئے رزقِ حلال کمانا چاہتے ہیں ان کیلئے بھی سخت آزمائش ہے۔ ایک طرف تو مُعاشرے کے افراد ان بے چاروں کو طرح طرح سے ستاتے، ان کا دل دکھاتے اور ان کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں اور دوسری طرف اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں نفس و شیطان رخنہ اندازی کرتے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی نے اپنے ایک کلام میں ان حالات کی کچھ اس طرح عکاسی فرمائی ہے:

تری سنّت پہ چلتا ہوں تو طعنے لوگ دیتے ہیں   شہنشاہِ مدینہ! نفس بھی مجھ کو ستاتا ہے

(وسائل بخشش، ص ۱۳۹)

خود انصاف کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان سے غلطیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن قابلِ افسوس بات یہ ہے کہ اگر کسی مذہبی اور دین پر عمل کرنے والے شخص سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے خوب اچھالا جاتا ہے اور اس طرح اسلام اور شریعت و سنت پر چلنے والوں کو بدنام کیا جاتا ہے جس سے لوگوں کے دل میں ان کے متعلق نفرت پیدا ہوتی ہے نتیجۃً عوامُ النّاس ان سے مُتَنَفِّر ہوتے، ان کو نظرِ حقارت سے دیکھتے اور اپنی دنیا و آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسے نامساعد حالات میں دین پر

کاربند اور صلوۃ و سنّت کے پابند اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مزید محتاط ہونا چاہئے۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی پھولوں میں ہے: ”معمولی سی بے احتیاطی بھی کبھی کبھی بہت بڑے نقصان کا باعث بنتی ہے اگر آپ واقعی مدنی کام کرنا چاہتے ہیں تو جب تک شریعت حکم نہ دے ہرگز کسی سنی کو اپنا مخالف مت بنائیے۔ آپ کی ایک ایک حرکت کو لوگ بغور دیکھتے ہوں گے لہٰذا کوئی ایسا کام مت کیجئے کہ دعوتِ اسلامی پر انگلی اُٹھے“۔ بہر حال احتیاط کے باوجود مشکلات ہوں، لوگ طعنے دیں یا گھر والے سُنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے میں رُکاوٹیں ڈالیں تو گھبرانا نہیں چاہئے کہ جس کام میں دشواریاں زیادہ ہوں اس کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے چنانچہ اس ضمن میں 2 احادیث مبارکہ سُنئے اور خوشی سے سر دُھنئے۔

1. کشف الخفاء میں ہے: ”اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اَحْمَزُھا“ یعنی افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زَحمت زیادہ ہو۔ (1)

2. سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جو فسادِ اُمّت کے وقت میری سنّت کو مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔“ (2)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی

---

(1) ... کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع الفاء، ۱/ ۱۴۱

(2) ... الزھد الکبیر للبیہقی، الجزء الاول، ص۱۱۸، حدیث: ۲۰۷

شرح میں فرماتے ہیں: ”کیونکہ شہید تو ایک بار تلوار کا زخم کھا کر پار ہو جاتا ہے مگر یہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا بندہ عمر بھر لوگوں کے طعنے اور زبانوں کے گھاؤ کھاتا رہتا ہے۔ اللہ اور رسول کی خاطر سب کچھ برداشت کرتا ہے۔ اس کا جہاد، جہادِ اکبر ہے، جیسے اس زمانہ میں داڑھی رکھنا، سود سے بچنا وغیرہ۔“ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) ظاہر میں دوست، باطن میں دشمن

آیندہ زمانے میں سر اُٹھانے والے فتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ظاہر میں دوست ہوں گے اور باطن میں دشمن،“ عرض کی گئی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیونکر ہو گا؟“ ارشاد فرمایا: ”(اپنی دنیا کو بہتر بنانے کے لئے) ایک دوسرے کی طرف رغبت (طمع و لالچ) اور ایک دوسرے سے ڈرنے کی وجہ سے ہو گا۔“ (2)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”قریبِ قیامت ایسے لوگ ہونگے جو اپنی نیکیاں علانیہ پسند

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۷۳

2 ... مسند احمد، ۸/ ۲۴۴، حدیث: ۲۲۱۱۶

کریں گے تاکہ لوگ ان کی واہ واہ کریں۔ تنہائی میں یا تو اعمال کریں گے ہی نہیں یا کریں گے تو معمولی طریقے سے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) ان لوگوں کے دلوں میں **اللہ** کا خوف، **اللہ** سے امید نہ ہوگی یا کم ہوگی، لوگوں کا خوف، لوگوں سے امید ان پر غالب ہوگی۔ اس فرمانِ عالی میں علما، عابدین، زاہدین، سخی، مجاہد وغیرہ سب ہی داخل ہیں۔ ہر عمل اخلاص سے قبول ہوتا ہے۔ **اشعۃ اللّمعات** میں ہے کہ اس میں وہ بھی داخل ہیں جو لوگوں سے ظاہری محبت کریں اور وہ بھی غرض کے لئے جب غرض نکل جاوے دوستی بھی ختم ہو جاوے۔ "(1)

میرے لئے کیا عمل کیا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کا ہر کام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ہونا چاہئے، حتی کہ اگر کسی سے دوستی رکھے تو بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر اور دشمنی رکھے تو بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے۔ مروی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ایک نبی کے پاس وحی بھیجی کہ فلاں زاہد (پرہیز گار) سے کہہ دو کہ تمہارا زہد اور دنیا سے بے رغبتی اپنے نفس کی راحت ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تعلق رکھنا یہ تمہاری عزت ہے، جو کچھ تم پر میرا حق ہے اُس کے مقابل کیا عمل کیا۔ عرض کی: "اے ربّ! وہ کون سا عمل ہے؟" ارشاد فرمایا: "کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی اور

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۴۰

میرے بارے میں کسی ولی سے دوستی کی؟“ [1]

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ دوستی اور دشمنی، محبت اور عداوت نیز ہر قسم کے باہمی تعلقات میں رضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھیں جو خوش نصیب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایک دوسرے سے دوستی رکھتے ہیں انہیں مبارک ہو کہ ایسے لوگ بحکمِ حدیث نہ صرف کاملُ الایمان ہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو بروزِ قیامت ایک ساتھ جمع فرمادے گا نیز وہ خوش بخت عرش کے گرد یاقوت کی کرسیوں پر ہونگے اور جنت میں یاقوت کے ستونوں پر مشتمل زبرجد کے بالاخانے ان کے ٹھکانے ہونگے چنانچہ اس ضمن میں 4 فرامینِ مصطفٰی سُنئے اور خوشی سے سر دُھنئے۔

رضائے الٰہی کے لئے محبت کرنے والوں کی جزا

1. جو کسی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت رکھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے دشمنی رکھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے دے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے منع کرے، اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔ [2]
2. دو شخصوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے باہم محبت کی اور ایک مشرق میں ہے، دوسرا مغرب میں، قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں کو جمع کردے گا اور فرمائے

---

❶ ...حلیۃ الاولیاء، طبقات اہل المشرق، ذکر جماعۃ من اہل البغدادیین، ۳۳۷/۱۰، حدیث: ۱۵۳۸۴

❷ ...ابو داود، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ، ۲۹۰/۴، حدیث: ۴۶۸۱

گا: "یہی وہ (شخص) ہے جس سے تونے میرے لئے محبت کی تھی۔" [1]

3. اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت رکھنے والے عرش کے ارد گرد یا قوت کی کرسی پر ہوں گے۔ [2]

4. جنت میں یاقوت کے ستون ہیں ان پر زبرجد کے بالا خانے ہیں، وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان میں کون رہے گا؟" فرمایا: "وہ لوگ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں، ایک جگہ بیٹھتے ہیں، آپس میں ملتے ہیں۔" [3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کل بروزِ قیامت انہیں کیسے کیسے انعامات عطا فرمائے گا مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے مُعاشرے میں مفاد پرستی اس قدر عام ہو چکی ہے کہ دُنیوی معاملات تو ایک طرف اب تو دینی معاملات میں بھی لوگ اپنی غرض اور اپنا مفاد تلاش کرتے پھرتے ہیں مثلاً سلام ہی کو لے لیجئے جو نہ صرف ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے بلکہ ابو البشر حضرت سیدنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بھی سنت ہے۔ [4] مگر بد قسمتی سے آج کل لوگوں کی

---

1 ... شعب الایمان، باب فی مقاربۃ اھل الدین، فصل فی المصافحۃ...الخ، ۶/ ۴۹۲، حدیث: ۹۰۲۲

2 ... المعجم الکبیر، ۴/ ۱۵۰، حدیث: ۳۹۷۳

3 ... شعب الایمان، باب فی مقاربۃ اھل الدین، فصل فی المصافحۃ...الخ، ۶/ ۴۸۷، حدیث: ۹۰۰۲

4 ... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۱۳

اکثریت اس سُنّت سے غافل نظر آرہی ہے عام مشاہدہ ہے کہ جس سے جان پہچان نہ ہو اسے تو سلام کرنا گوارہ ہی نہیں کیا جاتا حتی کہ اگر کچھ لوگ ایک جگہ موجود ہوں تو نو وارِد (نیا آنے والا) اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو نظر انداز کرکے خاص خاص لوگوں کو یا صرف اور صرف اس شخص کو سلام کرتا ہے جسے وہ جانتا ہے اور وہ بھی مروتاً یا پھر کسی نہ کسی مفاد کے پیشِ نظر اور کیوں نہ ہو کہ اس بات کی نشاندہی تو غیب دان آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہلے ہی فرما چکے تھے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس سے ایک شخص جلدی میں گزرا اور کہا: ''اے ابو عبد الرحمن! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''صَدَقَ اللہُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُہٗ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم'' (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہنچایا) حضرتِ سَیِّدُنا طارق بن شہاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: ''ایک شخص نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے اس کے جواب میں صَدَقَ اللہُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُہٗ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ارشاد فرمایا؟'' تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''میں نے رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت سے قبل خاص خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا، تجارت پھیل جائے گی حتی کہ (حصولِ دنیا کی خاطر) بیوی تجارت میں اپنے شوہر کی مدد کرنے لگے گی اور آدمی اپنا مال لے کر زمین کے اطراف میں جائے گا اور جب واپس آئے گا تو کہے گا مجھے کچھ بھی نفع نہ ہوا۔'' (1)

(1) ... مستدرک، کتاب الفتن والملاحم، بین یدی الساعۃ ... الخ، ۵/۶۳۵، حدیث: ۸۴۲۷، ملتقطاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حدیث پاک میں بطورِ خاص تین چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ خاص خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا، تجارت میں بیوی، شوہر کی مدد کرے گی اور تجارت میں نفع نہ ہو گا۔

(5) خاص خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا

یاد رکھئے! اسلام میں سلام کی بڑی اہمیت ہے بلکہ سلام اسلام کے بہترین اعمال میں سے ایک عمل ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادت مبارکہ تھی کہ کسی سے ملاقات ہوتی تو سلام میں پہل فرماتے۔ (1) لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس پیاری پیاری سُنت پر عمل کرتے ہوئے ہر مسلمان کو سلام کیا کریں خواہ ہم اسے جانتے ہوں یا نہیں۔ سلام عام کرنے والے خوش نصیبوں کو مبارک ہو کہ ان کے لئے جنت میں عظیمُ الشّان محلات تیار کئے گئے ہیں، سلام عام کرنا نہ صرف سلامتی کے ساتھ دخولِ جنت کا ذریعہ بلکہ گناہوں کا کفارہ بھی ہے۔ آیئے سلام کی عادت بنانے کے لئے اس کی فضیلت و اہمیت کے مُتَعَلِّق 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

سلام عام کیجئے اور اجر کمایئے

1. حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک

---

(1) ... شعب الایمان، باب فی حب النبی، فصل فی خلق الرسول و خُلُقه، ۲/۱۵۵، حدیث: ۱۴۳۰

آدمی نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا: ''اسلام کی کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ کہ تم کھانا کھلاؤ (مسکینوں کو) اور سلام کرو ہر شخص کو خواہ تم اس کو جانتے ہو یا نہیں۔'' (1)

2. حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جس کے سبب میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔'' ارشاد فرمایا: ''سلام کو عام کرو، کھانا کھلایا کرو، صلہ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نماز پڑھا کرو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' (2)

3. حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کھانا کھلانا اور سلام کو عام کرنا اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نماز پڑھنا گناہوں کے کفارے ہیں۔'' (3)

4. حضرتِ سَیِّدُنا ابومالک اَشْعَری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین،

---

(1) ... بخاری، کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام، ۱/۱۶، حدیث: ۱۲

(2) ... الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام ... الخ، ذکر ایجاب دخول الجنۃ، ۱/۳۶۳، حدیث: ۵۰۸

(3) ... مستدرک، کتاب الاطعمۃ، فضیلۃ اطعام الطعام، ۵/۱۷۸، حدیث: ۷۲۵۵

رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”بے شک جنت میں کچھ ایسے بالاخانے ہیں جن میں آر پار نظر آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ ان لوگوں کیلئے تیار کئے ہیں جو محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں، سلام کو عام کرتے ہیں اور رات میں جب لوگ سوجائیں تو نماز پڑھتے ہیں۔“ (1)

﴿6﴾ تجارت میں بیوی شوہر کی مدد کرے گی

اس میں کوئی شک نہیں کہ زرقِ حلال کمانا عبادت ہے مگر اس کے حُصُول کے لئے تجارت و ملازمت یا محنت مزدوری کرنا عورت کے بجائے بنیادی طور پر مرد کی ذمہ داریوں میں شامل ہے جہاں تک عورت کی ذمہ داریوں کا تعلق ہے تو وہ اپنے شوہر کی خدمت، اس کی ناموس کی حفاظت، بچوں کی پرورش اور گھریلو کام کاج کی ذمہ دار ہے کیونکہ شریعتِ مطہرہ نے عورت کو چادر اور چار دیواری کا حکم دیا ہے۔ یقیناً اسلام نے جن چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے ان میں ہمارا بھلا ہے اور جن چیزوں سے روکا ہے انہیں کرنے میں ہمارا ہی نقصان ہے۔

چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟

بعض آزاد مَنِش مرد و عورت کہتے ہیں کہ عُلَمائے کرام عورَتوں کو چار دیواری میں بِٹھا دینا چاہتے ہیں۔ یاد رکھئے! اِس میں عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا اپنا کوئی ذاتی مَفاد

---

(1) ... الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام ... الخ، ذکر وصف الغرف ... الخ، ۱/۳۶۳، حدیث: ۵۰۹

نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ دنیا کے کسی عالمِ دین کا نہیں، ربُّ الْعٰلمِین عَزَّوَجَلَّ کا حکم ہے۔ جیسا کہ پارہ 22 سورۃ الْاحزاب کی آیت نمبر 33 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہِلیَّت کی بے پردَگی۔

(پ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

خَلیفۂ اعلیٰ حضرت صَدرُ الْافاضل حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیم الدّین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیتِ کریمہ کے تَحت فرماتے ہیں: "اگلی جاہِلیَّت سے مراد قبلِ اسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و محاسن (یعنی بناؤ سنگھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں، جن سے جسم کے اَعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔"

افسوس! موجودہ دَور میں بھی زمانۂ جاہِلیَّت والی بے پردَگی پائی جارہی ہے۔ یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پردہ ضَروری تھا وَیسا ہی اب بھی ہے لہٰذا عورت کو چاہئے کہ حکمِ الٰہی پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو چادر اور چار دیواری کا پابند بنائے نیز بلا ضرورت نہ تو گلی کوچوں، بازاروں اور تفریح گاہوں کی زینت بنے اور نہ ہی تجارت و ملازمت کا بیڑا اپنے سر اُٹھائے۔ البتہ باَمرِ مجبوری شریعت کی حُدود میں رہتے ہوئے عورت کسبِ حلال کے ذرائع اختیار کرسکتی ہے۔ جیسا کہ پندرھویں صدی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** میں بصورتِ سُوال جواب اس مسئلے کی وضاحت فرمائی ہے آیئے اسے ملاحظہ کیجئے۔

عورت کے لئے مُلازمت کی شرائط

سُوال: کیا عورت مُلازمت کر سکتی ہے؟

جواب: پانچ شرطوں کے ساتھ اجازت ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "یہاں پانچ شرطیں ہیں (1) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ سَتر کا کوئی حصّہ چمکے (2) کپڑے تنگ و چُست نہ ہوں جو بدن کی ھیئَت (یعنی سینے کا اُبھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی وغیرہ) ظاہِر کریں (3) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصّہ ظاہِر نہ ہوتا ہو (4) کبھی نامَحرم کے ساتھ خَفیف (یعنی معمولی سی) دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو (5) اُس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مَظِنَّۂ فِتنہ (فتنے کا گمان) نہ ہو۔ یہ پانچوں شرطیں اگر جَمع ہیں تو حَرَج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (مُلازمت وغیرہ) حرام"۔ [1]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: "جہالت و بے باکی کا

---

1 ... فتاوی رضویہ، ۲۲/۲۴۸

دَور ہے مذکورہ پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے آج کل دفاتر وغیرہ میں مرد وعورت مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِکٹّھے کام کرتے ہیں اور یوں ان دونوں کیلئے بے پردَگی، بے تکلُّفی اور بد نِگاہی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہے۔ لہٰذا عورت کو چاہئے کہ گھر اور دفتر وغیرہ میں نوکری کے بجائے کوئی گھریلو کسبِ اختیار کرے"۔ (1)

﴿7﴾ تجارت میں نفع نہ ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل تجارت میں بد دیانتی، دروغ گوئی، ناپ تول میں کمی، سود خوری رشوت ستانی اور طرح طرح کے ناجائز ذرائع سے مال حاصل کیا جاتا ہے بظاہر تو خوب مال آتا نظر آرہا ہوتا ہے مگر یاد رکھئے! دھوکے اور بد دیانتی سے حاصل کئے ہوئے مال میں برکت نہیں ہوتی۔ حضرت سَیِّد محمد بن عبد الرسول برزنجی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: "یہ (تجارت میں نفع نہ ہونا) اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تاجروں میں غِش (دھوکے) اور جھوٹ کے غلبے کی وجہ سے تجارت میں برکت نہ ہوگی۔" (2)

﴿8﴾ قتل کی وجہ معلوم نہ ہوگی

شاید انہی برائیوں کی وجہ سے ہمارے درمیان محبتیں ختم ہوتی جارہی ہیں اور

---

1 ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۶۰

2 ... الاشاعۃ لاشراط الساعۃ، الباب الثانی فی الامارات المتوسطۃ... الخ، ص ۱۱۲

نفرتیں پھیلتی جا رہی ہیں چند ٹکوں کی خاطر پہلے پہل آپس میں نوک جھونک ہوتی ہے پھر ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ جاتی ہے بالآخر نتیجہ کسی نہ کسی فریق کے قتل کی صورت برآمد ہوتا ہے بلکہ آج کل تو خونریزی اس قدر کثرت سے ہو رہی ہے کہ جس کے ہاتھ خون سے رنگین ہوں خود اسے ہی معلوم نہیں ہوتا کہ قتل کی اصل وجہ کیا تھی، ذرا غور تو کریں! کہیں یہ وہی زمانہ تو نہیں جس کے بارے میں سرکارِ نامدار، باذنِ پروردگار، غیبوں پر خبردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صدیوں پہلے یہ ارشاد فرمایا تھا: "اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ضرور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَتَلَ وَلَا یَدْرِی الْمَقْتُوْلُ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ قُتِلَ کہ نہ تو قاتل ہی کو معلوم ہوگا کہ اس نے قتل کس وجہ سے کیا اور نہ ہی مقتول کو معلوم ہوگا کہ اسے قتل کس وجہ سے کیا گیا۔" (1)

یاد رکھئے! انسانی جان کا قتل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر قتل کی ممانعت و مذمت بیان کی گئی ہے آیئے اس ضمن میں 4 فرامینِ باری تعالیٰ ملاحظہ کیجئے

(1) مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا (پ۵، النساء: ۹۲) ترجمۂ کنز الایمان: اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے۔

---

(1) ... مسلم، کتاب الفتن... الخ، باب لا تقوم الساعة... الخ، ص ۱۵۵۵، حدیث: ۲۹۰۸

(2) وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ

(پ۸، الانعام: ۱۵۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو۔

(3) وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا (پ۵، النساء: ۹۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کیلئے تیار رکھا بڑا عذاب۔

(4) مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ (پ۶، المائدۃ: ۳۲)

ترجمۂ کنز الایمان: جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا۔

اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی مسلمان کے جان ومال اور عزت وآبرو کی حرمت اور اسے قتل کرنے یا اذیت پہنچانے کی مذمت بیان کی گئی ہے آیئے اس ضمن میں 6 فرامینِ مصطفیٰ ملاحظہ کیجئے۔

کامل مسلمان کی پہچان

1. اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور

ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ [1]

بُرا ہونے کو یہی کافی ہے!

2. اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ! مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو وہ اس پر ظلم ڈھائے نہ اسے ذلیل و رسوا کرے اور نہ ہی حقیر جانے پھر تین مرتبہ مبارک سینے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: "تقوی یہاں ہوتا ہے (پھر فرمایا) کسی شخص کے برے ہونے کو یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ مسلمان کا خون، مال اور اس کی آبرو سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔" [2]

قیامت کے دن سب سے پہلا فیصلہ

3. اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِی الدِّمَاءِ قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔ [3]

انسانی جان کی اہمیت

4. لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ اللہ عزوجل کے نزدیک دنیا کا

❶ ... بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون... الخ، ۱/۱۵، حدیث: ۱۰

❷ ... مسلم، کتاب البر والصلۃ... الخ، باب تحریم ظلم... الخ، ص۱۳۸۶، حدیث: ۲۵۶۴

❸ ... مسلم، کتاب القسامۃ... الخ، باب المجازاۃ بالدماء... الخ، ص۹۲۰، حدیث: ۱۶۷۸

زائل ہو جانا ایک مسلمان کے قتل سے آسان ہے۔ [1]

ہتھیار اُٹھانے والا ہم میں سے نہیں!

5. مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا جس نے ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔ [2]

گمراہ مت ہو جانا!

6. اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ خبر دار میرے بعد گمراہ ہو کر نہ لوٹ جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارنے لگیں۔ [3]

ایک روایت میں ضُلَّالًا کے بجائے کُفَّارًا آیا ہے، یعنی تمہارے اعمال کافروں کی طرح نہ ہو جائیں کہ مسلمانوں کو قتل کرنے لگو۔ یعنی میرے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی ایمان و تقوی پر ثابت رہنا، کسی پر ظلم نہ کرنا، مسلمانوں سے جنگ نہ کرنا اور ان کے اموال باطل طریقے سے مت لینا کیونکہ یہ گمراہی اور حق سے پھرنے والے کام ہیں۔ [4]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان اس حدیثِ پاک کے

---

1 ... ترمذی، کتاب الدیات، باب ما جاء فی تشدید قتل المؤمن، ۹۸/۳، حدیث: ۱۴۰۰

2 ... بخاری، کتاب الدیات، باب قول اللہ تعالی: ومن احیاھا، ۳۵۹/۴، حدیث: ۶۸۷۴

3 ... بخاری، کتاب المغازی، باب حجۃ الوداع، ۱۴۱/۳، حدیث: ۴۴۰۶

4 ... شرح الطیبی، کتاب المناسک، باب خطبۃ یوم النحر ... الخ، ۳۶۱/۵، تحت الحدیث: ۲۶۵۹

تحت فرماتے ہیں: ''یعنی میرے بعد تم لوگ گمراہ یا کفار جیسے ظالم نہ بن جانا کہ بعض مسلمان بعض کو ظلماً قتل کرنے لگیں۔ یہ خطاب صرف صحابہ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) سے نہیں بلکہ تا قیامت ساری امت سے ہے۔'' (1)

لہٰذا جو لوگ مسلمان ہو کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کی جان ومال عزت و آبرو کے دشمن اور ان کے خون کے پیاسے ہیں انہیں مذکورہ آیاتِ کریمہ اور احادیثِ مبارکہ سے عبرت حاصل کرتے ہوئے صدقِ دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہئے فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۝ (پ۱۹، الفرقان: ۷۰)	ترجمۂ کنز الایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(9) زہد و تقویٰ روایتی اور بناوٹی ہو گا

آئندہ زمانے میں سر اُٹھانے والے فتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں یہ مضمون بھی موجود ہے کہ زہد و تقویٰ روایتی اور بناوٹی ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ سیِّدِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی

1 ... مرآۃ المناجیح، ۴/ ۱۷۳

یَکُوْنَ الزُّھْدُ رِوَایَۃً وَالْوَرَعُ تَصَنُّعًا "یعنی قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زہد روایتی اور تقوی بناوٹی طور پر رہ جائے گا۔ [1]

علّامہ عبد الرؤف مناوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: "قصہ گو اور وعظ گو کی طرح لوگ صالحین کے زہد و تقوی کی روایتیں ایک دوسرے کو سناسنا کر رویئں گے اور ایسی زبانی کلامی باتیں کریں گے جو ان کے دل میں نہ ہونگی۔" [2]

ریاکاری کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی فی زمانہ خود نمائی وریاکاری (دکھلاوے) کے پیشِ نظر لوگوں پر اپنی عبادت، زہد و تقوی اور خوفِ خدا کا سکّہ بٹھانے کے لئے مصنوعی زہد و تقوی اختیار کرنے والوں کی کمی نہیں۔ یاد رکھئے! **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا ریاکاری ہے۔** [3] مثلاً لوگوں پر اپنی عبادت گزاری کی دھاک بٹھانا مقصود ہو کہ لوگ اس کی تعریف کریں، اسے عزت دیں اور اس کی خدمت میں مال پیش کریں۔

حضرت سَیِّدُنا ابو سعد انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، طبقۃ اھل المدینۃ، حسان بن ابی سنان، ۳/۱۴۱

2 ... فیض القدیر، ۶/۵۴۳، تحت الحدیث: ۹۸۵۶

3 ... الزواجر، الباب الاول... الخ، الکبیرۃ الثانیۃ الشرک الاصغر وھو الریاء، ۱/۸۶

کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا جس میں کوئی شک نہیں تو ایک مُنادِی یہ ندا کرے گا کہ جس نے اپنے کسی عمل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک کیا وہ اپنا ثواب غیرُ اللہ سے لے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ شُرَکاء کے شرک سے پاک ہے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محشر کی رسوائی سے خود کو بچانے اور ریاکاری کی آفت سے پیچھا چھڑانے کے لئے ریاکاری کی علامات جاننا انتہائی ضروری ہے مگر افسوس! آج ہماری اکثریت اس سے غافل نظر آتی ہے۔ آیئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 170 صفحات پر مشتمل کتاب ریاکاری سے خود پسندی و ریاکاری کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

کلام کے ذریعے ریاکاری کی صورتیں

1. نپے تُلے الفاظ میں اس نیت سے دینی باتیں کرنا کہ لوگوں پر اس کی وسیع دینی معلومات اور فصاحت و بلاغت کا سکّہ بیٹھ جائے کہ میں ایسا قادرُ الکلام ہوں کہ کوئی مجھ سے بڑھ کر اچھے طریقے سے اپنا مُدّعا بیان کر ہی نہیں سکتا۔ ایسے لوگ اپنے اندازِ گفتگو کے ذریعے نمایاں مقام حاصل کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں۔
2. مصنف کا کتاب کے مقدمے (یعنی شروع) میں اِس قسم کے الفاظ لکھنا کہ ''میں

(1) ... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الکھف، ۵/۱۰۵، حدیث: ۳۱۶۵

نے اتنی بڑی مثلاً 1000 صفحات کی کتاب محض 10 دن میں لکھی ہے۔" تاکہ پڑھنے والوں پر اس کے ہمہ وقت دینی کاموں میں مصروف رہنے کی دھاک بیٹھ جائے۔

3. بیان کرنے والے کا بیان کے آغاز میں اِس طرح کے کلمات کہنا کہ سُننے والے اُسے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں قربانیاں دینے والا تصور کرتے ہوئے خود کو اس کا احسان مند سمجھیں۔

4. دورانِ گفتگو بات بات پر اپنے دینی کارنامے بیان کرنا تاکہ سُننے والے اسے دین کا بہت بڑا خادِم تصور کریں اور اس کی عظمتوں کے قائل ہوجائیں۔

5. کسی کو اپنے کثیر فضائل بتا کر یہ کہنا کہ "آپ کسی اور کو مت بتانا۔" تاکہ سامنے والا متاثر ہوجائے کہ بہت مخلص شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔

6. کسی کو نیکی کی دعوت اِس نیت سے دی کہ لوگ اسے مسلمانوں کا عظیم خیر خواہ تصور کریں یا کسی کو برائی سے اس لئے منع کیا کہ لوگ اس سے متاثر ہوجائیں کہ بڑا غیرت مند شخص ہے جو برائی دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا۔

7. حج کرنے والے کا بلا ضرورت اپنا حاجی ہونا اس نیت سے ظاہر کرنا کہ لوگ اس کی تعظیم کریں۔

8. عاجِزی یا ہمدردی کے ایسے الفاظ بولنا جن کی دل تائید نہ کرتا ہو، مثلاً میں تو بہت کمینہ ہوں، میں تو آپ کے دَر کا کُتا ہوں(اور جب کوئی اسے ان الفاظ سے مخاطب کرنے کی ہمت کر بیٹھے تو یہ آپے سے باہر ہو جائے)

9. اپنی نیکیوں کا بلاضرورت اِظہار اِس نیت سے کرنا تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت و مرتبے میں اضافہ ہو جائے۔

10. مناظرانہ اندازِ گفتگو اِس نیت سے اختیار کرنا کہ سننے والے اس کی فقاہت اور ذہانت کے قائل ہو جائیں۔

عمل کے ذریعے ریاکاری کی صورتیں

1. گفتگو یا بیان کرنے یا سننے یا نعت شریف پڑھنے یا سننے کے دوران اِس نیت سے آبدیدہ ہو جانا کہ دیکھنے والے اسے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والا، بہت بڑا عاشقِ رسول سمجھیں۔

2. لوگوں کی موجودگی میں یا کسی محفل میں مسلسل ہونٹ ہلاتے رہنا تاکہ لوگ اسے کثرت سے ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرنے والا یا دُرودِ پاک پڑھنے والا سمجھیں۔

3. فقط اِس لئے زبانی بیان کرنا کہ لوگ اسے بہت بڑا عالِم تصور کریں یا دیکھ کر بیان کرنے سے اِس لئے کترانا کہ سننے والے کہیں اسے جاہل نہ سمجھیں۔

4. باہر عفو و درگزر اور عاجزی کا پیکر بنے رہنا اور گھر میں ایسا شیر بَبر کہ ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دے۔

5. لوگوں کے سامنے خوش اَخلاقی کا اشتہار ہو اور گھر والے اس کی بداَخلاقی سے بیزار ہوں۔

6. لوگوں کے سامنے خشوع وخضوع سے تمام آداب بجالاتے ہوئے نماز پڑھے اور تنہائی میں ایسی کہ فرائض وواجبات پورے ہونا مشکوک ہوجائے۔

7. جلوَت میں (یعنی لوگوں کے سامنے) تو کھانے، پینے، بیٹھنے اور دیگر سنتوں پر خوب عمل کرنا، مگر خلوَت (یعنی تنہائی) میں سستی کرنا۔ [1]

خبردار! خبردار! خبردار! کسی بھی مسلمان کو (بالخصوص جن کا ذکر ہوا) ریاکار گمان نہ کیجئے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "لاکھوں مسائل واحکام فرقِ نیت سے متبدل ہوجاتے (بدل جاتے) ہیں۔" [2] لہٰذا سامنے والے کی نیت جانے بغیر اس کے قول وفعل کی وجہ سے اسے ریاکار سمجھنا یا کہنا ہمیں غیبت، بدگمانی اور بہتان تراشی جیسی آفتوں میں مبتلا کرسکتا ہے جو کہ حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ اس لئے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ قول وفعل کے ذریعے ہونے والی ریاکاری کی صورتوں کو دوسروں میں کھوجنے کے بجائے اپنے آپ میں تلاش کریں اور اگر دل میں اِس مرضِ ریا کی علامات محسوس کریں تو بعدِ توبہ علاج میں دیر نہ کریں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جب ہم اپنے باطن کو پاکیزہ کرنے کی

---

❶ ... ریاکاری، ص ۳۰ تا ۳۴، ملتقطاً

❷ ... فتاوٰی رضویہ، ۸/ ۹۸

کوشش کریں گے تو ہمارا ظاہر بھی سُتھرا ہو جائے گا۔

باطن اچھا کیجئے ظاہر بھی اچھا ہو جائے گا

شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "جو اپنے باطِن کی اِصلاح کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے ظاہِر کی (بھی) اِصلاح فرمادے گا۔" (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مخلص بندے ریاکاری کے خوف سے اپنی نیکیاں کس طرح چھپاتے ہیں اس کو اس حکایت سے سمجھئے۔ چنانچہ

مثالِ بے مثال

حضرت سیّدنا داوٗد طائی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ مسلسل چالیس سال تک روزے رکھتے رہے مگر آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرب کے بعد گھر آکر کھانا کھالیا کرتے۔ (2)

مخلص کا عمل ظاہر کر دیا جاتا ہے

حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ

---

(1) ... جامع الصغیر، ص۵۰۸، حدیث: ۸۳۳۹

(2) ... معدنِ اخلاق، حصّہ اول، ص ۱۸۲

عالیشان ہے: ”اگر تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی سخت چٹان میں کوئی عمل کرے جس کا نہ تو کوئی دروازہ ہو اور نہ ہی رَوشندان تب بھی اُس کا عمل ظاہر ہو جائے گا جو بھی عمل ہو۔“ (1)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: اِس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ تم رِیاکر کے اپنے ثواب کیوں برباد کرتے ہو! تم اِخلاص سے نیکیاں کرو، خُفیہ (یعنی چُھپ کر) کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیاں خود بخود لوگوں کو بتادے گا لوگوں کے دل تمہیں نیک ماننے لگیں گے۔ یہ نہایت ہی مُجرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے، بعض لوگ خُفیہ (یعنی چھپ کر) تہجُّد پڑھتے ہیں لوگ خواہ مخواہ انہیں تہجُّد خواں کہنے لگتے ہیں۔ تہجُّد بلکہ ہر نیکی کا نور چہرے پر نُمودار ہو جاتا ہے جس کا دن رات مُشاہدہ ہو رہا ہے، لوگ حُضُورِ غوثِ پاک (رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اور) خواجہ اجمیری (رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) کو ولی کہتے ہیں، کیونکہ ربّ تعالیٰ کہلوا رہا ہے۔ (2)

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں ریاکاری سے بچنے اور اخلاص کے ساتھ اعمال صالحہ کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فی زمانہ پائی جانے والی ایک برائی یہ بھی ہے کہ مساجد میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کی جاتی ہیں حالانکہ اس کے متعلق حدیثِ پاک میں سخت وعید آئی ہے۔ جیسا کہ

1 ... مسند احمد، ۴/۵۷، حدیث: ۱۱۲۳۰

2 ... مرآۃ المناجیح، ۷/۱۴۵

﴿10﴾ مساجد میں دنیاوی باتیں ہوں گی

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ایک زمانہ ایسا آئے گا یَکُوْنُ حَدِیْثُھُمْ فِیْ مَسَاجِدِھِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْیَاھُمْ کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ فَلَیْسَ لِلّٰہِ فِیْھِمْ حَاجَۃٌ تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ان سے کچھ کام نہیں۔" (1)

مُفَسّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "یعنی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ان پر کرم نہ کرے گا، ورنہ ربّ کو کسی بندے کی ضرورت نہیں، وہ ضرورتوں سے پاک ہے۔" (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا عام ہوتا جارہا ہے، افسوس! علمِ دین سے دوری کے باعث آج کل مسجد میں بیٹھ کر انتہائی بے باکی اور غیر سنجیدگی سے نہ صرف دنیاوی باتیں کی جاتی ہیں بلکہ جانے انجانے میں بہت سارے ایسے کام کئے جاتے ہیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہیں۔ غور تو کیجئے! مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے والے کتنے بدنصیب ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسروں کو ان کی ہم نشینی و صحبت اختیار کرنے سے منع فرمادیا۔

---

1 ... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/۸۶، حدیث: ۲۹۶۲

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۵۷

یاد رکھئے! مسجد کے اندر دوڑنے، زور زور سے چھینکنے، کھانسنے یا ڈکارنے، بلا ضرورت جماہی لینے اور اس کی آواز بلند کرنے نیز بغیر نیتِ اعتکاف کھانے وغیرہ سے مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے آیئے مسجد کے ادب و احترام کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے مسجد سے مُتَعَلِّق 12 آداب و احکام سُنتے ہیں۔

مسجد کے آداب

1. جب مسجد میں قدم رکھو تو پہلے سیدھا پھر اُلٹا اور واپسی پر اس کا عکس۔
2. بغیر نیتِ اعتکاف کسی چیز کے کھانے کی اجازت نہیں۔
3. بہت مساجد میں دستور ہے کہ ماہِ رمضان مبارک میں لوگ نمازیوں کے لئے افطاری بھیجتے ہیں۔ وہ بلانیتِ اعتکاف وہیں بے تکلُّف کھاتے پیتے اور فرش خراب کرتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے۔
4. وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک چھینٹ پانی کی فرشِ مسجد پر نہ گرے۔
5. مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔
6. مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آہستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی۔

(حدیث میں ہے:) "اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ الْعَطْسَةَ الشَّدِيْدَةَ فِی الْمَسْجِدِ" اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ (1)

---

(1) ... شعب الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی خفض الصوت بالعطاس، ۷/۳۲، حدیث ۹۳۵۶

7. اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتی الامکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیر مسجد میں ہو خصوصاً مجلس میں یا کسی معظّم کے سامنے کہ بے تہذیبی ہے۔ حدیث میں ہے: ایک شخص نے دربارِ اقدس (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں ڈکار لی (تو) فرمایا: "کُفَّ عَنَّا جُشَاءَکَ فَاِنَّ اَکْثَرَھُمْ شِبَعًا فِی الدُّنْیَا اَطْوَلُھُمْ جُوْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" ہم سے اپنی ڈکار دور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قیامت کے دن زیادہ مدت تک بھوکے رہیں گے۔ (1)

8. جماہی میں آواز نکلنا تو کہیں نہ چاہیے اگرچہ غیر مسجد میں تنہا ہو کہ وہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جماہی جب آئے حتی الامکان منہ بند رکھو، منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ یوں نہ رُکے تو اوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالو اور یوں بھی نہ رُکے تو حتی الامکان (منہ) کم کھولو اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے منہ پر رکھ لو یونہی نماز میں بھی مگر حالتِ قیام میں سیدھا ہاتھ اُلٹی طرف سے رکھو کہ اُلٹا ہاتھ رکھنے میں دونوں ہاتھ اپنی مسنون جگہ سے بدلیں گے اور سیدھا رکھنے میں صرف یہ ہی بضرورت بدلا، اُلٹا اپنی محلِ سُنّت پر ثابت رہا۔ جماہی روکنے کا ایک مجرَّب طریقہ یہ ہے کہ جب جماہی آنے کو ہو فوراً تصور کرے کہ حضراتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کبھی نہ آئی۔

---

1 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ... الخ، باب ۳۷، ۴/۲۱۷، حدیث: ۲۴۸۶

9. مسجد میں دنیا کی کوئی بات نہ کی جائے۔ہاں!اگر کوئی دینی بات کسی سے کہنا ہو تو قریب جا کر آہستہ سے کہنا چاہیے نہ یہ کہ ایک صاحب مسجد میں کھڑے ہوئے، راہگیر سے جو سڑک پر کھڑا ہوا ہے چلّا کر باتیں کر رہے ہیں یا کوئی باہر سے پکار رہا ہے اور یہ اس کا جواب بلند آواز سے دے رہے ہیں۔

10. تمسخر ویسے ہی ممنوع اور مسجد میں سخت ناجائز یا ہنسا منع ہے۔ قبر میں تاریکی لاتا ہے۔ [1] ہاں! موقع سے تبسم میں حرج نہیں۔ فرشِ مسجد میں کوئی شے پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسمِ گرما میں لوگ پنکھا جھلتے جھلتے پھینک دیتے ہیں یا لکڑی چھتری وغیرہ رکھتے وقت دور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں اس کی ممانعت ہے غرض مسجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

11. مسجد میں حَدَث (یعنی ہوا خارج کرنا) منع ہے۔ ضرورت ہو تو باہر چلا جائے لہٰذا معتکف کو چاہیے کہ ایامِ اعتکاف میں تھوڑا کھائے پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وقت کے سوا کسی وقت اِخراجِ رِیح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے باہر نہ جا سکے گا۔

12. قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ خلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرت سری سقطی قُدِّسَ سِرُّہٗ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے،

---

1 ... فردوس الاخبار، ۲/۴۱، حدیث: ۳۷۰۶

پاؤں پھیلا لیا گوشہ مسجد سے ہاتف نے آواز دی: "بادشاہوں کے حضور میں یونہی بیٹھتے ہیں؟" معاً پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وقتِ انتقال ہی پھیلے۔[1]

نجات کے 5 طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے! میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم پر کس قدر مہربان ہیں کہ موجودہ دور میں پائے جانے والے ایک ایک فتنے کی نہ صرف سالوں پہلے پیشگی ہی خبر دے دی بلکہ امت کو ان سے بچانے کے لئے وقتاً فوقتاً ان سے نجات کے مختلف طریقے بھی ارشاد فرما دیئے۔ آیئے ہم بھی اپنے آپ کو تمام بری خصلتوں بالخصوص احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ فتنوں سے بچانے کے لئے نجات کے 5 طریقے سُنتے ہیں۔

(1،2،3) پہلے تولو پھر بولو

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 616 صَفحات پر مشتمل کتاب نیکی کی دعوت صَفْحَہ 277 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نَجات کیا ہے؟" فرمایا: "اپنی زَبان کو روک رکھو (یعنی اپنی زَبان وہاں کھولو جہاں فائدہ ہو، نقصان نہ ہو) اور تمہارا گھر تمہیں کفایت کرے (یعنی بلاضَرورت گھر سے نہ نکلو) اور اپنے گناہوں پر رونا اختیار کرو۔"[2]

---

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ۳۱۶تا۳۲۳ ملتقطاً

2 ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی حفظ اللسان، ۴/ ۱۸۲، حدیث: ۲۴۱۴

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ فضول گوئی سے بچنا، بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلنا اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے رونا، الغرض ہر عضو کا قفل مدینہ لگانا بھی نجات کا ذریعہ ہے۔

ہر ایک مسلماں لے لگا قفلِ مدینہ — اللہ ہمیں کر دے عطا قفلِ مدینہ
آنکھوں کا زباں کا دے خدا قفلِ مدینہ — بولوں نہ فُضول اور رہیں نیچی نگاہیں

(4) اچھے ٹھکانے کی تلاش

فتنوں سے بچنے کا ایک مؤثر طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے ٹھکانے کو تلاش کیا جائے جس کی پناہ میں آکر فتنوں اور برائیوں سے الگ تھلک رہنا ممکن ہو۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "عنقریب ایسے فتنے ہونگے کہ ان میں بیٹھ رہنے والا بہتر ہو گا کھڑے ہونے والے سے اور ان میں کھڑا ہونے والا بہتر ہو گا چلنے والے سے اور ان میں چلنے والا بہتر ہو گا دوڑنے والے سے، جو ان کی طرف جھانکے گا وہ اسے اچک لیں گے، تو جو کوئی پناہ یا ٹھکانا پائے تو اس کی پناہ لے لے۔" (1)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنّان اس حدیث پاک کی شرح

(1) ... بخاری، کتاب الفتن، باب تکون فتنۃ... الخ، ۳۳۵/۴، حدیث: ۷۰۸۱

میں فرماتے ہیں: ’’اس فرمانِ عالی میں بیٹھنا، کھڑا ہونا، چلنا، دوڑنا بطور تشبیہ واستعارہ ارشاد ہوا ہے، بیٹھنے سے مراد ہے ان فتنوں سے الگ تھلگ رہنا، ان سے بالکل واسطہ نہ رکھنا، یہ ذریعہ ہوگا فتنوں سے حفاظت کا کہ وہ نہ فتنوں کو دیکھے گا نہ ان کا اثر لے گا، اور کھڑے ہونے سے مراد ہے دور سے انہیں دیکھنا، ان پر خبردار و مطلع ہونا، چلنے سے مراد ہے ان میں مشغول ہونا مگر معمولی طور پر اور دوڑنے سے مراد ہے ان میں خوب مشغول ہونا۔‘‘ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جو شخص گناہوں سے بھرپور ماحول میں رہتا ہو ہر وقت گناہ ہوتے دیکھتا ہو وہ بھی ایک نہ ایک دن برائیوں میں مبتلا ہو سکتا ہے اور اس کے برعکس جس خوش نصیب کو نیکیوں بھرے ماحول کی صورت میں اچھا ٹھکانا میسر آجائے وہ گناہوں سے بچ جاتا ہے کیونکہ صحبت اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے فی زمانہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول گناہوں سے بچنے کا ایک بہترین ٹھکانا ہے کہ جو بھی اخلاص کے ساتھ اس کے دامن میں آتا ہے یہ اسے دامنِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وابستہ کر دیتا ہے، دعوتِ اسلامی کے ماحول میں آنے سے کس طرح گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت اور آخرت کی فکر دامن گیر ہو جاتی ہے اس کی ایک جھلک اس مدنی بہار میں ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ

---

(1) ... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۹۵

واہ کیا بات ہے مدنی تربیتی کورس کی!

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ہمارے عَلاقے کا ایک نوجوان جو کہ والدین کا اِکلوتا (یعنی ایک ہی) بیٹا تھا، غَلَط صحبت کے سبب چَرَس کا عادی بن گیا، گھر سے باہر رہنا اس کا معمول تھا، والد صاحِب اکثر اُس کو قبرستان جا کر چرسیوں کے درمیان سے اُٹھا کر گھر لاتے، تمام گھر والے اُس کے سبب پریشان تھے۔ ایک دن ایک اسلامی بھائی نے اُس نوجوان پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے مَدَنی تربیتی کورس کرنے کی ترغیب دی، خوش قسمتی سے اُس نے ہامی بھر لی اور تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں آگیا۔ گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی! سبھی گھر والے دُعا کر رہے تھے کہ یہ نیک بن جائے مگر اب بھی ڈرے ہوئے تھے کہ کہیں یہ واپَس نہ آجائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چند دنوں بعد کچھ اِس طرح فون آیا کہ ''تربیّتی کورس اور فیضانِ مدینہ میں بہت مزا آرہا ہے، فیضانِ مدینہ میں ایسا لگتا ہے کہ مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً سے براہِ راست فیض آرہا ہے، میں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر لی ہے، اب میں باجماعت نَمازیں ادا کر رہا ہوں، سنّتیں سیکھ رہا ہوں اور مجھے بہت سُکون مل رہا ہے۔'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی تربیتی کورس سے واپَسی پر وہ واقعی بالکل بدل چکا تھا۔ اُس کی حیرت انگیز تبدیلی سے سب گھر والے بلکہ سارا محلہ حیران تھا۔ چہرے پر نور برساتی داڑھی اور سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج جگمگا رہا تھا۔ اُس نے آتے ہی گھر والوں پر بھی اِنفرادی کوشش شُروع کر دی

جس کی بَرَکت سے والد صاحِب نے چہرے پر داڑھی اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجا لیا اور پابندی سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت فرمانے لگے۔ والدۂ محترمہ **"درسِ نظامی"** اور بہن **"شریعت کورس"** کرنے کیلئے کمر بستہ ہو گئیں۔ اُس نوجوان کے والد صاحِب نے مبلّغ دعوتِ اسلامی کو کچھ اِس طرح بتایا کہ میں دعوتِ اسلامی والوں کیلئے بَرَکت کی دُعا کرتا ہوں، خُصوصاً ان کیلئے جنہوں نے میرے بیٹے پَر "اِنفرادی کوشش" کی اور 63 دن کے مَدَنی تربیتی کورس میں ہاتھوں ہاتھ لے گئے کیونکہ ہم اِس کی عادَتوں سے بہت پریشان تھے، اس کی والدہ تو اتنی بیزار ہو چکی تھی کہ ایک دن جذبات سے مغلوب ہو کر کیڑے مکوڑے مارنے کی دوائی اُٹھا لائی کہ یا تو میں کھا کر مر جاؤں گی یا اس کو کھلا کر ماردوں گی۔ اب اس کی والدہ رو رو کر دعائیں دیتی ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی والوں کو سلامت رکھے کہ ان کی کوششوں سے میرا بگڑا ہوا بیٹا نیک بن گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(5) ڈوبتے شخص کی دُعا

فتنوں مصیبتوں اور گناہوں سے بچنے کی عملی تدبیروں کے علاوہ ان سے نجات کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان فتنوں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کی جائے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ہمام رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: "لوگوں پر ضرور ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں صرف وہ شخص

نجات پائے گا جو ڈوبنے والے کی دعا جیسی دعا کرے گا۔"[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح سمندر میں ڈوبنے والا ہر طرف سے مایوس ہو کر بے چینی و اضطراب کے عالم میں خُشوع و خُضوع اور حُضورِ قلبی کے ساتھ اپنے رب کو پکارتا ہے اور ہمہ تن اپنے رب کی طرف متوجہ ہو کر انتہائی اِخلاص کے ساتھ اپنی نَجات کی دُعا کرتا ہے اسی طرح فتنوں کے دور میں اِخلاص کے ساتھ دُعا کرنا ان سے نجات کے لئے بے حد مفید ہے۔ تعلیمِ امت کے لئے خلق کے رہبر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ صرف خود فتنوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگی بلکہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی اس کی تلقین فرمائی آیئے اس ضمن میں 2 احادیثِ مبارکہ سُنئے۔

چار چیزوں سے پناہ

1. حضرتِ سَیِّدُنا ابو نضرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کو بصرہ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ خَلق کے رَہبر، تمام نبیوں کے سَرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز کے بعد چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْاَعْوَرِ الْكَذَّابِ یعنی میں عذابِ قبر سے،

---

1 ... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الفتن، من کرہ الخروج فی الفتنة...الخ، ۵۹۸/۸، حدیث: ۳۷

عذابِ نار سے، تمام ظاہری و باطنی فتنوں سے اور کانے جھوٹے (دجال) کے فتنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں ۔ (1)

2. حضرتِ سَیِّدُنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے ارشاد فرمایا: ”تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ“ جہنم کے عذاب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو، تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کہا: ”نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ“ ہم عذابِ نار سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا: ”تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ“ قبر کے عذاب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کہا: ”نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ“ ہم قبر کے عذاب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرتے ہیں، پھر فرمایا: ”تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ“ ظاہری باطنی فتنوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو، تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کہا: ”نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ“ ہم ظاہری باطنی فتنوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا: ”تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ“ دجال کے فتنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو، تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کہا: ”نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ“ ہم دجال کے فتنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ

(1) ... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱/ ۶۲۷، حدیث: ۲۶۶۷

مانگتے ہیں۔ [1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے اور ہمیں تمام ظاہری باطنی فتنوں سے بچا کر اپنی اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرماں برداری میں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فتنہ باز کی مذمت

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”اَلْفِتْنَةُ نَائِمَةٌ لَعَنَ اللهُ مَنْ اَيْقَظَهَا“ فتنہ سورہا ہے، اس کے جگانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔

(جامع الصغیر، ص۳۷۰، حدیث: ۵۹۷۵)

---

[1] ...مسلم، کتاب الجنة... الخ، باب عرض مقعد المیت... الخ، ص۱۵۳۴، حدیث: ۲۸۶۷ مختصراً

ماخذومراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
1	قرآن پاک	کلام باری تعالٰی	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
2	ترجمہ کنزالایمان	اعلٰی حضرت امام احمد رضاخان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
3	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
4	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دارابن حزم ۱۴۱۹ھ
5	سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
6	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
7	المستدرک	امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
8	المسند	امام ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
9	الزہد الکبیر	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	موسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
10	المصنف	حافظ عبداللہ محمد بن ابی شیبہ عبسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
11	المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
12	صحیح ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۷ھ
13	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ

14	فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۰۶ھ
15	نوادر الاصول	ابو عبداللہ محمد بن علی بن حسین حکیم ترمذی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
16	شرح السنہ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۴ھ
17	حلیۃ الاولیاء	امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۸ھ
18	درۃ الناصحین	عثمان بن حسن بن احمد الشاکر الخوبوی متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
19	فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
20	کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
21	الزواجر عن اقتراف الکبائر	علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ	دار المعرفہ بیروت
22	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
23	الاشاعۃ لاشراط الساعۃ	العالم السید محمد البرزنجی الحسینی	دار الکتاب العربی
24	مکاشفۃ القلوب	حجۃ الاسلام امام محمد غزالی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
25	فتاوی رضویہ	امام اہلسنت احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ایک زمانہ ایسا آئے گا	1	عورت کے لئے ملازمت کی شرائط	22
دُرود شریف کی فضیلت	1	﴿7﴾ تجارت میں نفع نہ ہوگا	23
مَدَنی مُنّے کا خوف	1	﴿8﴾ قتل کی وجہ معلوم نہ ہوگی	23
پانچ سے محبت اور پانچ سے غفلت	3	کامل مسلمان کی پہچان	25
﴿1﴾ گھر والوں کے ہاتھوں ہلاکت	5	بُرا ہونے کو یہی کافی ہے!	26
﴿2﴾ حلال و حرام کے معاملے میں بے پروائی	7	قیامت کے دن سب سے پہلا فیصلہ!	26
مالِ حرام کا وبال	7	انسانی جان کی اہمیت	26
بارگاہِ الٰہی میں دعویٰ	8	ہتھیار اُٹھانے والا ہم میں سے نہیں!	27
﴿3﴾ سُنّتیں اپنانا انگارہ تھامنے کی طرح ہوگا	9	گمراہ مت ہوجانا!	27
دین پر چلنے والوں کیلئے آزمائش	10	﴿9﴾ زہد و تقوی روایتی اور بناوٹی ہوگا	28
خود انصاف کیجئے!	11	ریاکاری کسے کہتے ہیں؟	29
﴿4﴾ ظاہر میں دوست، باطن میں دشمن	13	کلام کے ذریعے ریاکاری کی صورتیں	30
میرے لئے کیا عمل کیا؟	14	عمل کے ذریعے ریاکاری کی صورتیں	32
رضائے الٰہی کیلئے محبت کرنے والوں کی جزا	15	باطن اچھا کیجئے ظاہر بھی اچھا ہوجائیگا	34
﴿5﴾ خاص خاص لوگوں کو سلام کیا جائیگا	18	مثالِ بے مثال	34
سلام عام کیجئے اور اجر کمائیے	18	مخلص کا عمل ظاہر کردیا جاتا ہے	34
﴿6﴾ تجارت میں بیوی شوہر کی مدد کرے گی	20	﴿10﴾ مساجد میں دنیاوی باتیں ہونگی	36
چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟	20	مسجد کے آداب	37

نجات کے 5 طریقے	40	(5)ڈوبتے شخص کی دُعا	44
(1،2،3)پہلے تولو پھر بولو	40	چار چیزوں سے پناہ	45
(4)اچھے ٹھکانے کی تلاش	41	ماخذ و مراجع	48
واہ کیا بات ہے مدنی تربیتی کورس کی!	43		

فرمانِ مصطفیٰ

حضرتِ سَیِّدُنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کرلو اور اپنے امراض کا علاج صدقہ کے ذریعے کرو اور دعا اور آہ وزاری کے ذریعے بلاؤں کی یلغار کا مقابلہ کرو۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، باب فی اداء الزکاۃ، ۱ / ۳۰۱، حدیث:۱۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

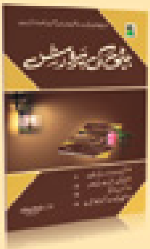

ISBN 978-969-631-059-4
0109757
MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net